انصار الدین

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی رسالہ

مارچ/اپریل 2026ء • امان/شہادت 1405ہجری شمسی • رمضان/شوال 1447ہجری • جلد 23 نمبر 2

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

خصوصی دعاؤں کی تحریک

ارشاد امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ان دنوں میں خوب دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں۔ ذکر الٰہی پر زور دیں۔ اپنے دل کے اندھیروں کو مٹاتے چلے جائیں۔ ظلمات کو دور کریں۔ اسی حوالے سے میں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک رویا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ

اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو 200 دفعہ یہ درود شریف پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور پھر آپؒ نے فرمایا کہ جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو 100 دفعہ پڑھیں۔ بچے بھی کم از کم تینتیس 33 دفعہ پڑھیں۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین 3، چار 4، دفعہ یہ پڑھائیں۔

اور ساتھ ہی سو 100 دفعہ استغفار بھی کریں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو 100 دفعہ

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

کا ورد بھی ان دنوں میں خاص طور پہ اور عموماً ہمیشہ کے لیے کریں۔ آپؒ کو رویا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23/ اگست 2024ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

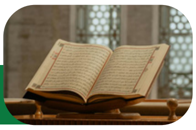
03 درس القرآن

04 حدیثِ نبوی ﷺ

05 ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

06 ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

07 صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ نشانات
ابن نصیر احمد زاہد

12 درود شریف
خواجہ عبد العظیم احمد۔برطانیہ

14 نظام وصیت الٰہی نظام نو
داؤد احمد عابد

16 سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق میری بچپن کی یادیں
اسلم خالد جاوید

19 1971ء میں برطانیہ آنے والا ایک طالب علم
عطاء القادر طاہر

21 برطانیہ میں ہند باختری، ہند ساکا اور کشان سکوں کی دریافت کی حقیقت
احمد شاہد

24 رپورٹ افتتاح دفتر مجلس انصار اللہ فضل ریجن، لندن، برطانیہ
احمد محمد احسن، ناظم اعلیٰ، مجلس انصار اللہ فضل ریجن

25 رپورٹ نیشنل آن لائن سیمینار وقفِ جدید وتحریک جدید
میر انجم پرویز، قائد وقف جدید

نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ

MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM

انصارالدین

| مارچ/اپریل 2026ء | امان/شہادت 1405ہجری شمسی |
| رمضان/شوال 1447ہجری | جلد 23 نمبر2|

صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ
صاحبزادہ مرزا وقاص احمد

قائد اشاعت و مدیر اعلیٰ
راجہ برہان احمد

مجلس ادارت
میر انجم پرویز
طاہر محمود مبشر

مینیجر
جلال الدین

درس القرآن

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب:۵۷)

یعنی اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے رہا کرو اور اس کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟۔کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔نہیں ہے۔بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ میں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ باعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں، بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24-25)

(خطباتِ مسرور جلد اوّل صفحہ 288 -289)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

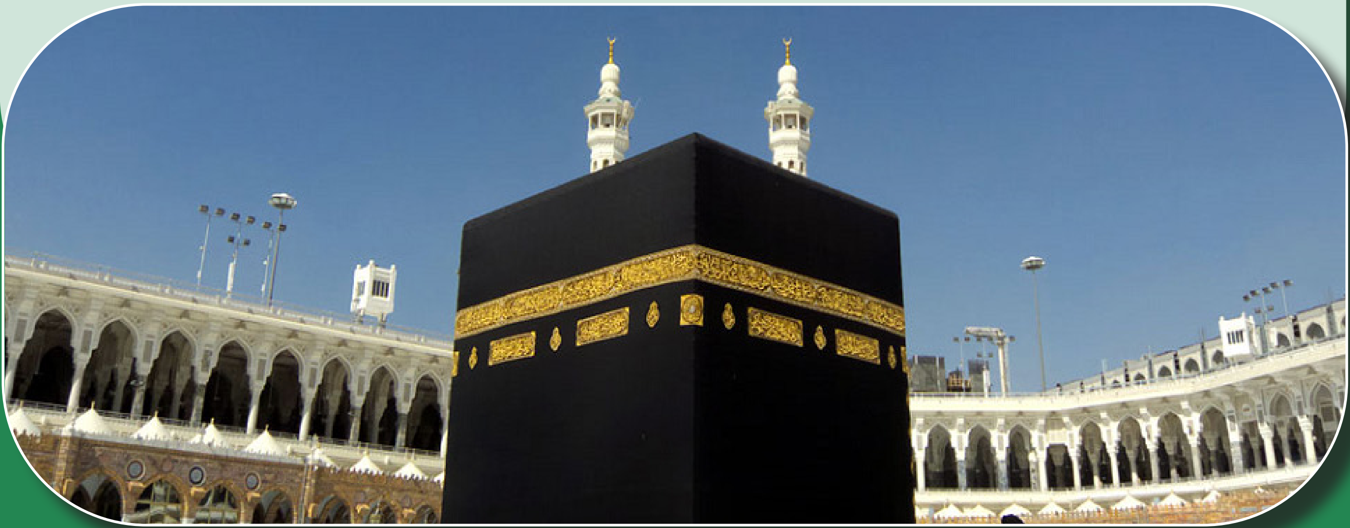

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّاللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ (ابو داؤد، کتاب المناسک باب زیارة القبور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹادے گا تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں۔)

حدیث شریف میں حضرت کعبؓ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یعنی:اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا ہے۔تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر برکات بھیج۔جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکات بھیجی ہیں تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔(صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا (صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۰۴)

یعنی جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل کرتا ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

”درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضورِ تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت ﷺ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔ اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت ﷺ کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوّتِ واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو...... پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور حضورِ تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔“

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 31 پرانا ایڈیشن)

ارشاد
حضرت خلیفة المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ تو اس بارے میں لغت میں اس طرح وضاحت ہے کہ لغوی اعتبار سے اَلصَّلٰوۃ کا مطلب اَلتَّعْظِیْم بھی ہے۔ اس بناء پر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کی دعا کے یہ معنی ہوں گے کہ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں تو ان کا ذکر بلند کر کے اور ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کے لئے بقاء اور دوام مقدر کر کے عظمت عطا فرما جبکہ آخرت میں ان کی امّت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کے اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ سے انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔

اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں بھی بعض فقروں میں ان کا تفصیلی ذکر اس طرح آ چکا ہے لیکن لغت کے معنی سے نہیں۔ پھر آگے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے متعلق حدیث میں بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ آئے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ ان تبدوا شیئًا او تخفوہ... حدیث نمبر ۴۷۹۷)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! تو نے جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو ان کے لئے قائم فرما دے اور اس کو ہمیشگی اور دوام بخش۔ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2015ء)

صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے زندہ نشانات

(مرسلہ ابن نصیر احمد زاہد)

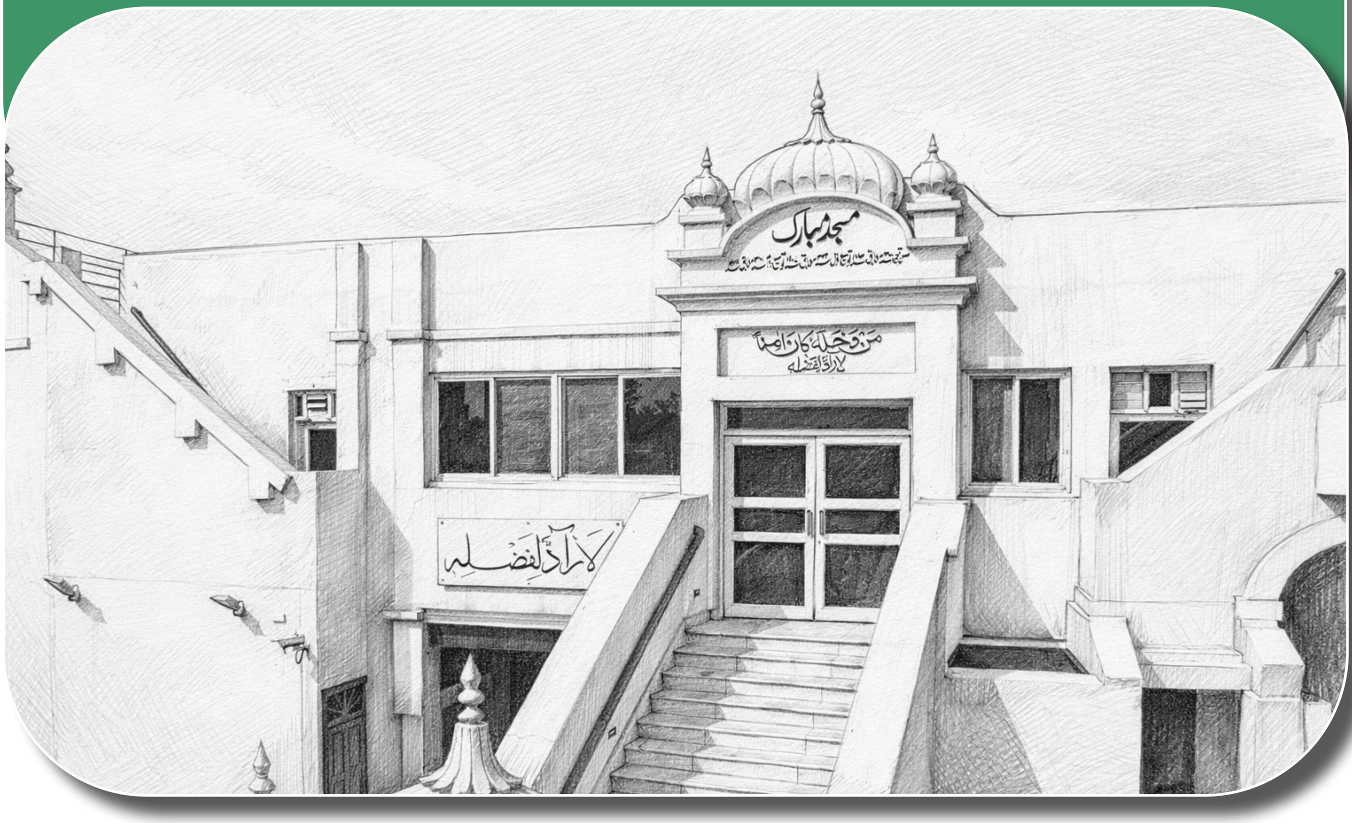

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات جماعت ِاحمدیہ گزشتہ ۱۳۷ سال سے دیکھ رہی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں رونما ہونے والے ان واقعات کا بیان حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات و خطابات میں فرماتے رہتے ہیں۔ یوم مسیح موعود کی مناسبت سے دورِ خلافت خامسہ میں رونما ہونے والے ان زندہ نشانات میں سے صرف چند قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل ہیں۔

اَلۡفَضۡلُ مَاشَهِدَتۡ بِهِ الۡاَعۡدَآءُ کی جھلک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت خدائی افضال کے نزول اور خدائی وعدہ کے سچا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اُس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور ایم ٹی اے کی وجہ سے غیروں نے بھی دیکھا کہ خوف امن میں ایسا بدلا کہ ایک غیر احمدی پیر صاحب نے جو ہمارے ایک احمدی کے واقف تھے، اُن کو کہا کہ میں یہ تو نہیں مانتا کہ تم لوگ سچے ہو لیکن یہ سارا نظارہ دیکھ کے میں یہ مانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد تو ضرور تمہارے ساتھ لگتی ہے لیکن میں نے ماننا نہیں۔ پس ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم رہتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ مئی ۲۰۱۳ء بحوالہ خطبات مسرور جلد یازدہم صفحہ ۳۰۷)

کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا

ایک ترک نوجوان نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ ہیمبرگ سے روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ وہ ابھی بیعت نہیں کریں گے کیونکہ اُن کے ساتھ کچھ گھریلو مسائل ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے

بعد تیسرے دن صبح تک وہ بیعت کے لئے پوری طرح تیار نہ تھے لیکن بیعت پروگرام سے پہلے وہ اُس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ بیعت کے وقت اور بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ وہ روتے ہی جا رہے تھے اور اُن سے بات کرنی مشکل تھی۔ وہ کہتے تھے کہ بیعت کا نظارہ دیکھ کر اُن سے رہا نہیں گیا اور کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا۔

(خطبہ جمعہ ۵ جولائی ۲۰۱۳ء بحوالہ خطبات مسرور جلد یازدہم صفحہ ۳۸۶)

دعا کے طفیل بفضلہٖ تعالیٰ باران رحمت کا نزول

پھر اسی طرح جزائر فجی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ طوالو فجی کے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کے دورے پر جانے سے قبل طوالو کے مبلغ نے بتایا کہ یہاں ایک عرصے سے بارش نہیں ہوئی اور پانی کا انحصار بارش پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دورہ پر جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں جب ہم شام کو طوالو پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے بہت زیادہ پریشانی کا ذکر کیا کہ اب پانی بالکل خشک ہو رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی دن رات کو نماز عشاء پر اعلان کیا کہ ہم نماز کا جو آخری سجدہ پڑھیں گے اس میں بارش کے لئے بھی دعا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور رات کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوئی اور اس کے بعد تین چار دفعہ بارش ہوئی جبکہ محکمہ موسمیات کے مطابق ایک لمبے عرصے کے لئے خشک موسم کی پیشگوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم جہاں بھی گئے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کے آنے پر یہاں بارش ہوئی ہے۔ چنانچہ کیتھولک چرچ کے بشپ اور فونا فوتی قبیلے کے ایک بڑے چیف نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت اور آپ کے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں جو اس طرح غیر معمولی طور پر یہاں بارش ہوئی اور یہ بارش نہ صرف احمدیوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی بلکہ غیر از جماعت کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان بنی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۶ جنوری ۲۰۱۸ء۔ الفضل انٹرنیشنل ۱۶ فروری ۲۰۱۸ء ص ۵)

دعا کے طفیل بارانِ رحمت ساری رات نزول

دابو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک پروگرام پیدل سفر رکھا تھا۔ ریجن بھر کے ۹۱ خدام جب تین کلومیٹر کا پیدل سفر مکمل کر چکے تو طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک گراؤنڈ میں رُکے جہاں مقامی معلم نے جولا زبان میں میگا فون کے ذریعہ شاملین پیدل سفر کو خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکاتِ خلافت پر ایک تقریر کرنی تھی۔ جب مقامی معلم خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقریر کر رہا تھا کہ اچانک کالے بادلوں نے آسمان کو گھیر لیا اور تیز ہوا چلنے لگی۔ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ تیز ہوا اور بارش ہمارے پروگرام کو خراب کر دے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عجیب تقدیر ظاہر ہوئی کہ جہاں ہمارا پروگرام ہو رہا تھا وہاں بالکل بارش نہیں ہوئی لیکن ارد گرد کے علاقوں میں بھرپور بارش ہوئی۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۸ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء صفحہ ۴)

مخالف جھوٹے ہونے کے سبب پہلے مرا

امیر صاحب آسٹریلیا بیان کرتے ہیں کہ جماعت سالومن آئی لینڈ کے صدر جماعت احمد تاسیما صاحب جب عیسائی سے احمدی ہوئے تو ان کی بیوی کے بھائی نے شدید مخالفت کی اور کہا کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے۔ احمد تاسیما صاحب اور ان کی بیوی کے مخالف بھائی ایک مرض میں مبتلا ہو گئے اور (دونوں) ایک ہسپتال میں داخل ہوئے۔ احمد تاسیما صاحب نے اپنے سرہانے حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر رکھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنے رشتے داروں کو کہا جو کہ جماعت کے سخت مخالف تھے کہ جو بھی ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ اسی مرض میں اسی ہسپتال میں مر جائے گا۔ اس کے کچھ ہی دنوں میں بیوی کے مخالف بھائی اسی ہسپتال میں مر گئے اور آپ شفا پا کر گھر آئے۔ ایک اور نشان بھی ظاہر ہوا کہ ہسپتال میں ایک اور صاحب داخل تھے اور انہوں نے صدر صاحب سے تصویر کے بارے میں دریافت کیا اور جماعت کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اپنا نام احمد یحیٰ جان رکھا۔ انہوں نے جماعت کو پھر زمین بھی عطیہ میں دی۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۰ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل ۲۰ جولائی ۲۰۱۲ء صفحہ ۱۰)

دعا کے تقریباً دو منٹ بعد ہی بارش رک گئی

بینن سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لیے گئے۔ یہ مقامی مبلغ ہیں۔ جب تبلیغ شروع کی تو اچانک تیز موسلا دھار بارش

شروع ہوگئی۔ اس پر لوگ اٹھ کر جانے لگے تو ہم نے کہا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں ہم مسیح محمدی کا پیغام لے کر آئے ہیں اس لیے بارش ہمارے پیغام کے درمیان روک نہیں بن سکتی۔ اس پر لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے دعا کی۔ دعا کے تقریباً دو منٹ بعد ہی بارش رک گئی اور قریباً دو گھنٹے تک تبلیغ اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ اس دن بہتر افراد نے احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد جب ہم واپسی کے لیے روانہ ہوئے تو تیز موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جو تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل ہوتی رہی۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۸ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۹ء صفحہ ۶۰)

معجزانہ طور پر جیل سے حفاظت

صدر صاحب نیوزی لینڈ لکھتے ہیں کہ نومبر ۲۰۱۱ء میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماوری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔ اس دوست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ یہ دوست بیعت سے قبل بدقسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُرتشدد طبیعت کے مالک تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث اُن کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ اُنہیں جیل ہو جائے گی۔ اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، اُنہوں نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں جیل سے محفوظ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔ ایک تو یہ بہت بڑا بریک تھرو (Break Through) ہوا ہے، لیکن انشاء اللہ وہاں کے یہ مقامی باشندے جو ماوری کہلاتے ہیں جب کثیر تعداد میں احمدی ہوں گے تو اُس علاقے میں انشاء اللہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہوگا۔ اس قبیلے کے بعض ایلڈرز نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ کیونکہ اُن کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے ماوری کا وزٹ کرنے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اُن کو تیاری کروائی ہوئی ہے۔

(اختتامی خطاب حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ از الفضل انٹرنیشنل ۱۴ دسمبر ۲۰۱۲ء صفحہ ۲)

احمدیت کی قبولیت کی برکت سے اولاد

پھر بوآکے مشن ہاؤس کے پُونے عبداللہ صاحب جو کہ مشن ہاؤس کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی۔ دو سال قبل جب میں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر ابھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو میں نے حصول اولاد کے لئے دعا کی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع و علیم خدا!!! اگر واقعی مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب ہی وہی امام مہدی ہیں تو مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح محمدی علیہ السلام کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہوگئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ اور اس کے بعد پھر اس فیملی نے بیعت بھی کر لی۔

(خطبہ جمعہ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء بحوالہ خطبات مسرور جلد دوازدہم صفحہ ۵۵۵)

غیروں کے منہ سے اقرار صداقت

گزشتہ دنوں ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی۔ ہر سال ہوتی ہے، یہاں بھی ہوتی ہے۔ تو وہاں پہلے تو ایک مولوی صاحب نے بڑی دھوآں دار تقریر کی کہ جماعت احمدیہ کو بڑی بڑی طاقتیں اور حکومتیں فنڈ کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہ ترقی کر رہی ہے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے نکلوا دیا اور وہ جوش میں یہ بھی کہہ گئے کہ دیکھو جماعت احمدیہ اس لئے ترقی کر رہی ہے کہ ان کے غریب بھی مالی قربانی کرتے ہیں اور یہ ان کا چندہ ہے جس کی وجہ سے دنیا میں وہ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں اور ہم سے وہ بہت آگے نکل گئے ہیں۔ بہرحال کسی حکومت کی نہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے اور نہ لی جاتی ہے۔ یہ جماعت کے افراد کا اخلاص اور قربانی کی روح ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۷ نومبر ۲۰۱۴ء بحوالہ خطبات مسرور جلد دوازدہم صفحہ ۶۶۵)

تبلیغ کے دوران بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا

غانا کے مبلغ ہمارے یوسف ایڈوسئی صاحب لوکل مشنری تھے، وہ وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک واقعہ لکھا کہ لامبونا (Lambuna) ایک جگہ ہے، وہاں کے مقامی لوگوں نے ہمارے ایک داعی الی اللہ عبداللہ

صاحب کو تبلیغ کے دوران بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔جس پر انہوں نے اعلان کیا کہ کیونکہ وہ امام مہدی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے ان کی دعا قبول ہو گی اور رات کو بارش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایک بجے اس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوئی اور قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے سے ایک بڑی تعداد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

(خطبہ جمعہ ۱۳ اپریل ۲۰۱۵ بحوالہ خطبات مسرور سیز دہم صفحہ ۲۱۷)

بڑے حروف میں مسرور لکھا ہوا دیکھا

کرغستان کے مبلغ لکھتے ہیں: ہمارے مقامی احمدی محترم راویل صاحب جو بشکیک میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک مہینہ قبل اپنے گاؤں میں گئے تو ان کے چھوٹے بھائی نے جن کی عمر تیس سال ہے اپنا خواب اِن کو سنایا کہ میں نے خواب میں بڑے حروف میں ”مسرور“ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اور میں اس خواب کو بالکل نہیں سمجھ سکا۔اس کا کیا مطلب ہے؟ راویل صاحب نے اپنے بھائی کو بتایا کہ یہ ہمارے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ کرغستان میں دو زبانیں کرغیز اور رشین (Russian) بولی جاتی ہیں۔ اِن دونوں زبانوں میں لفظ ’مسرور‘ نہیں ہے۔یہ خدا تعالیٰ کا ایک انتہائی واضح نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس نوجوان کو دکھایا۔اب وہ بیعت کر کے جا رہے ہیں۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۸ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء صفحہ ۴)

یہ بچہ مرا جا رہا ہے اس کو تو بچائیں

ناصر محمود صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم ایک عیسائی گاؤں میں گئی اور لوگوں کو حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور مسلمانوں میں امام مہدی کا بتانا شروع کیا تو لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ایک بچہ لئے نکلا اور کہنے لگا کہ آپ مسیح مسیح کئے جا رہے ہیں۔ یہ بچہ مرا جا رہا ہے اس کو تو بچائیں۔ یہ بہت بیمار ہے۔یہ بچ گیا تو ہم سمجھیں گے کہ مسیح سچا ہے۔ اب یک دم ایسی صورتِ حال بن گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقے خدا تعالیٰ سے بچے کے لئے سوائے شفا مانگنے کے اور کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی اور اسی لمحے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی تسلی دل پر نازل ہوئی کہ خدا تعالیٰ معجزہ دکھلانے والا ہے۔فوراً ہم نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے بچہ اپنی گود میں لے لیا کہ آپ تین دن بعد اس بچے کو صحت مندی کی حالت میں اپنے پاس پائیں گے۔ چنانچہ اُسے والدین کی اجازت سے ہم اپنے گھر لے آئے۔ ظاہری تدبیر کے طور پر دوا بھی دی اور خدا تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا واسطہ دے کر دعا کرتے رہے۔ اُس شفاؤں کے مالک خدا نے اس دور کے مسیح علیہ السلام کی شفاء کا معجزہ دکھایا کہ تیسرے دن بچہ ستر فیصد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔ پھر یہ خاندان فوری طور پر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۱ء کے دوسرے روز کا خطاب۔الفضل انٹرنیشنل ۱۷ اگست ۲۰۱۲ء ص ۱۱)

تصویر دیکھ کر ہی صداقت کا قائل

پھر الجزائر سے ایک صاحب لکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اُن کی صداقت کا قائل ہو گیا اور ایمان لے آیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ آپ مرسلِ سماوی ہیں اور سچے ہیں۔ میں نے عام لوگوں اور اولیاء اور محدثین کا کلام بھی پڑھا ہے جو کہ عام لوگوں سے بالکل مختلف اور الہامِ الٰہی اور کشف پر مبنی ہوتا ہے۔ اپنے عمل میں ابھی کمی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، براہِ کرم دعا کریں۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۳ء کے دوسرے دن کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۱۷ جنوری ۲۰۱۴ء صفحہ ۱)

اس پر ہاتھ نہ ڈالو ورنہ خدا کی پکڑ میں آ جاؤ گے

مبلغ گجرات لکھتے ہیں کہ جماعت واگھنیا جونا گڑھ گجرات میں ہمارے معلم کام کر رہے ہیں۔ ایک شخص بڑھ بڑھ کر مخالفت کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اُن کے معلم کو یہاں سے نکال دو۔معلم صاحب نے اس آدمی کو سب کے سامنے کہا یہ خدا کے شیر کی جماعت ہے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ورنہ خدا کی پکڑ میں آ جاؤ گے۔ نیز معلم صاحب نے گاؤں والوں کو کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں، ابھی میں گاؤں سے چلا جاتا ہوں لیکن اگر ہماری جماعت سچی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ ابھی تین ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہی آدمی جو مخالفت کر رہا تھا کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس نشان کا اس جماعت پر بہت اچھا اثر ہوا اور وہ ایمان میں اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے اور آس پاس کے مخالف لوگ بھی ڈر گئے اور اب وہ اتنی زیادہ مخالفت نہیں کر رہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۳ء کے دوسرے دن کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۱۷ جنوری ۲۰۱۴ء صفحہ ۹)

امتحان میں کامیابی احمدیت کی صداقت کا نشان

کانگو سے صوبہ باندوندو کی جماعت کے ایک نوجوان ہیں ان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں میں پہلے عیسائی تھا اور کئی مرتبہ بورڈ کے امتحان میں فیل ہو چکا تھا۔ جب میں جماعت میں داخل ہوا تو بار بار دعا کرنے کی تلقین سنی۔ اس پر میں نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اس دفعہ مجھے امتحان میں کامیابی مل جائے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس علاقے سے اس مرتبہ ۵۵ طلباء نے بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے ۵۴ فیل ہو گئے اور صرف میں واحد تھا جو پاس ہوا اور احمدی تو پہلے ہی تھا لیکن اس کے بعد میرا ایمان اور مضبوط ہو گیا۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۸ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۹ء صفحہ ۶۰)

احمدیہ مجلس میں بیٹھنے کی برکت

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ کھلنا کے علاقہ میں ایک تبلیغی میٹنگ کے دوران ایک غریب آدمی سخاوت جمعدار۔ جو مچھلی پکڑ رہا تھا اپنا کام چھوڑ کر ہماری تبلیغی نشست میں آ گیا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے مچھلی پکڑنے کے لیے جونہی جال پھینکا تو دو بڑی بڑی مچھلیاں اس میں پھنس گئیں۔ تو یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ جہاں کئی ہفتوں سے مجھے اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو وہاں اچانک اکٹھی دو بڑی مچھلیاں جو جال میں آئی ہیں تو ضرور یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ پس وہ اپنی مچھلیاں لے کر معلمین کے پاس آیا اور ایک مچھلی تحفۃً پیش کر کے اپنا ماجرا سنایا اور بیعت کر لی۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۳ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۳ء صفحہ ۳)

مخالف مولوی کی بیوی کا معجزانہ شفا پانا

Burkina Faso سے کمباری محمد فادا صاحب لکھتے ہیں کہ ایک وہابی مخالفِ احمدیت کی بیوی کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ الٹیاں وغیرہ نہیں رکتی تھیں۔ جو کچھ کھاتی تے آجاتی۔ ایک دن اُس کی بیمار پرسی کے لئے اُن کے گھر گئے تو دیکھا کہ ساری فیملی اب اس انتظار میں بیٹھی ہے کہ یہ صرف چند دن کی مہمان ہے۔ اِس کا بچنا بہت مشکل ہے اور مولوی صاحب جو تھے وہ احمدیوں سے بہت کتراتے تھے۔ جب دیکھتے راستہ بدل جاتے۔ کہتے ہیں ایک دن مجھے روک کر کہنے لگے کہ احمدی کافر ہیں تم اُن کو چھوڑ دو۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ کی بیوی بہت بیمار ہے۔ آپ سب اُس کی زندگی سے مایوس ہو چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ امام مہدی علیہ السلام جن کو میں نے مانا ہے اگر وہ سچے ہیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ میرے پاس ایک دوائی ہے یہ دوائی اپنی

بیوی کو دو۔ سورج نہیں ڈھلے گا کہ وہ انشاء اللہ شفا پا جائے گی۔ یہ ایک دیسی دوائی تھی۔ یہ دوائی لے کر میں اُس کے گھر گیا اور اُس کو تھوڑی تھوڑی کر کے چٹانا شروع کی۔ اور اُسے کہا کہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے چاٹتی رہو۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اُس کو شفا دی اور جوں جوں وہ دوائی لیتی گئی اُس میں زندگی کے آثار نمایاں ہوتے گئے اور بالکل صحتیاب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی لاج رکھ کر آپؑ کی صداقت اُس پر ثابت کر دی اور مولوی نے مخالفت چھوڑ دی۔ شریف مولوی تھا۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۶ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۸ مارچ ۲۰۱۳ء صفحہ ۱۱)

گلے میں مچھلی کا پھنسا کانٹا نکل گیا

مالی سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ریجن کے ایک غیر از جماعت دوست محمد امین ایک دن مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ اُس کے گلے میں مچھلی کا کانٹا پھنسا ہوا ہے اور باوجود علاج کروانے کے نکل نہیں رہا جس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں، اگر احمدیت سچی ہوئی تو وہ اس تکلیف سے نجات پائے گا اور ساتھ ہی احمدیت میں داخل ہو جائے گا۔ معلم صاحب کہتے ہیں ہم نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ تیری پیاری جماعت کی سچائی کا معاملہ ہے۔ تُو اس شخص کو تکلیف سے نجات دے اور احمدیت کی سچائی کا نشان ظاہر کر۔ ابھی دعا شروع کئے تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ اس شخص کو قے آئی اور ساتھ ہی کانٹا بھی نکل گیا جس پر اُس شخص نے خدا کا شکر ادا کیا اور بیعت بھی کر لی۔

(جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۳ء کے دوسرے دن کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۱۷ جنوری ۲۰۱۴ء صفحہ ۹)

درود شریف

(خواجہ عبد العظیم احمد۔ برطانیہ)

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(الاحزاب:57)

کائنات کی وسعتوں میں جو رنگینی، رعنائی اور زندگی نظر آتی ہے، اہلِ بصیرت کے نزدیک وہ دراصل ”نورِ محمدی ﷺ“ کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے، لیکن کمالِ ہدایت اور انتہائے نبوت کا تاج سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، جنابِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر پر سجایا۔ ایک مسلمان کے لیے اس احسانِ عظیم کا شکر ادا کرنا ناممکن ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں ”درود وسلام“ کی وہ کنجی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعے ہم اپنے محسنِ اعظم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کر سکتے ہیں۔

درود شریف کی قرآنی حقیقت اور فلسفہ

قرآنِ کریم میں عبادات کے حوالے سے ”امر“ (حکم) کا اسلوب مختلف ہے۔ جب نماز کا ذکر ہوا تو فرمایا ”اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ“ (نماز قائم کرو)، جب زکوٰۃ کا ذکر ہوا تو فرمایا ”اٰتُوا الزَّكٰوةَ“ (زکوٰۃ دو)۔ لیکن جب درود وسلام کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ نے منفرد اسلوب اختیار فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ: الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو، جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔ اس آیتِ مبارکہ کے الفاظ پر غور کریں تو ”یُصَلُّوْنَ“ فعلِ مضارع ہے، جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اللہ اور اس کے فرشتے ازل سے ابد تک، ہر لمحہ، ہر آن نبی ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا دائمی عمل ہے جس میں وقت کی کوئی قید نہیں۔ جب مومن درود پڑھتا ہے، تو وہ دراصل کائنات کی اس ہمہ گیر تسبیح میں شامل ہو جاتا ہے جو عرشِ الٰہی سے فرشِ زمین تک جاری ہے۔

درود شریف پڑھنا دراصل اپنے وجود کو رسول اللہ ﷺ کے وجود میں گم کر دینے کا نام ہے۔ یہ اتباعِ کامل کی پہلی سیڑھی ہے۔ احادیث میں درود شریف کی فضیلت کے اتنے پہلو ہیں کہ دفتر کے دفتر بھرے جا سکتے ہیں۔

1. دعا کی قبولیت کی شرط:

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے بعد دعا مانگتے دیکھا جس نے اللہ کی حمد اور نبی ﷺ پر درود نہیں بھیجا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے جلدی کی“۔ پھر فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پہلے اللہ کی حمد و ثناء کرے، پھر مجھ پر درود بھیجے، پھر جو چاہے دعا مانگے“ (ترمذی کتاب الدعوات)۔ گویا درود وہ مہر ہے جس کے بغیر دعا کا خط قبولیت کے دفتر تک نہیں پہنچتا۔

2. بخل کی علامت:

آپ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے“۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث

نمبر ۳۵۴۶) یہ حدیث ہمیں جھنجھوڑتی ہے کہ جس ہستی نے ہماری خاطر اپنی راتیں رو رو کر گزار دیں، کیا ہم ان کا نام سن کر چند سیکنڈ بھی صرف نہیں کر سکتے؟

3. گناہوں کی معافی اور غموں سے نجات:

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنی دعا کا پورا وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے وقف کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب یہ تمہارے غموں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے''۔ (جامع ترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق والورع حدیث نمبر ۲۴۵۷)

4. حضرت ابو بکر صدیقؓ درود شریف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَمْحَقُ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ''

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور آپ ﷺ پر سلام بھیجنا اللہ کی راہ میں غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔ (الترغیب والترہیب للاصبھانی، حدیث نمبر ۱۶۸۴)

5. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَإِنْ اُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِثَّوَابِ۔ (صحیح ابن حبان حدیث نمبر۵۹۱)

جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر اکٹھے بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے، تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی، اگرچہ انہیں ثواب کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے۔

درود شریف صرف ایک ورد نہیں، بلکہ یہ ایک نفسیاتی اور روحانی علاج بھی ہے۔ انسان جس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے، اس کی محبت دل میں گھر کر لیتی ہے۔ کثرتِ درود سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ درود پڑھنے والے کے چہرے پر ایک خاص قسم کا نور اور وقار پیدا ہوتا ہے، کیونکہ وہ کلامِ الٰہی کی خوشبو سے معطر ہوتا ہے۔ جو شخص سچے دل سے درود پڑھتا ہے، اسے جھوٹ، غیبت اور نفرت سے کراہیت ہونے لگتی ہے، کیونکہ اسے احساس ہوتا ہے کہ یہ زبان ''محمدِ عربی ﷺ'' پر سلام بھیجنے کے لیے وقف ہے۔

درودِ ابراہیم

نماز میں درودِ ابراہیم کا انتخاب اللہ کی خاص حکمت ہے۔ اس میں ''آلِ محمد'' پر برکات کی دعا شامل ہے۔ آل سے مراد نہ صرف آپ ﷺ کی جسمانی اولاد ہے بلکہ آپ کے وہ روحانی فرزند بھی ہیں جو قیامت تک آپ کے دین کی اشاعت کریں گے۔ یہ درود ہمیں سکھاتا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر بھائی چارے کا نام ہے جس کا مرکز ذاتِ محمدی ﷺ ہے۔

موجودہ دور اور درود شریف کی ضرورت

آج کا انسان مادی ترقی کے باوجود ذہنی خلفشار، خوف اور ناامیدی کا شکار ہے۔ انسانیت کو امن کی تلاش ہے۔ «سلام» کا مطلب ہی سلامتی ہے۔ جب ہم نبیِ رحمت ﷺ پر سلامتی بھیجتے ہیں، تو دراصل ہم دنیا میں امن اور سلامتی کے سفیر بن جاتے ہیں۔ اگر آج امتِ مسلمہ اجتماعی طور پر کثرتِ درود کو اپنا شعار بنا لے، تو باہمی تفرقات ختم ہو سکتے ہیں اور اتحاد کی وہ فضا دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے جو دورِ صحابہ میں موجود تھی۔ درود شریف وہ نذرانہ ہے جو کبھی رد نہیں ہوتا۔ یہ وہ تجارت ہے جس میں صرف نفع ہی نفع ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف اپنی نمازوں میں، بلکہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اپنی زبانوں کو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' کے ترانے سے معمور رکھیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فرمایا:

''درود بھیجنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اس طرف میں نے خاص طور پر توجہ بھی دلائی ہوئی ہے۔ آجکل کے جو حالات دنیا کے ہیں اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور درود بھیجنے کی طرف خاص توجہ کریں۔''

آئیے عہد کریں کہ ہماری زندگی کا کوئی بھی لمحہ اپنے آقا ﷺ پر درود و سلام بھیجے بغیر خالی نہیں جائے گا۔ یہی ہماری نجات کا راستہ اور یہی ہماری زندگی کا کل اثاثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

نظام وصیت، ربانی عالمی نظام نو

داؤد احمد عابد

حضرت آدم علیہ السلام کی آمد سے جس مشیئت الٰہی کا ظہور ہوا تھا وہ اپنے اوج کمال پر آنحضور ﷺ کی بعثت سے پہنچی بلکہ اس صاحب لولاک کے لئے تخلیق آدم ہوئی اور سلسلۂ انسانی آج ہم تک پہنچا، وہ سلسلہ جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کا نام دیا۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (الحج:۷۹)

اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔

تو وہ نقطہ جہاں سے اس سلسلہ کا آغاز ہوا وہ تھا اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ (البقرۃ:۳۱) ”یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں“۔ اور اس خلیفہ کو جو وعدہ دیا گیا تھا وہ تھا اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۔ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۔ (طٰہٰ:۱۱۹، ۱۲۰) ”تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تُو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔ اور یہ (بھی) کہ نہ تُو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے“۔

گویا جہاں ایک طرف خلافت کا آغاز فرما کر روحانی ترقیات کی داغ بیل ڈالی گئی وہیں ضروریات زندگی کی ضمانت بھی مہیا فرمائی گئی۔

آج کی دنیا روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگاتی ہے، حالانکہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے شروع میں حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اس میں روٹی کپڑا اور مکان کے ساتھ ساتھ پانی کی فراہمی کا ذکر بھی تھا۔ اس اعتبار سے یہ وعدہ جملہ انسانی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا تھا، گویا یہ وہ ”ورلڈ آرڈر“ ہے جو ابتدائے آفرینش سے انسان کو دیا گیا ہے۔

آج جب حسب وعدۂ الٰہی خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوئی تو امام آخر الزمان نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جسے ”الوصیت“ کا نام دیا، یہ درحقیقت نظام نو کے خد وخال تھے جو اس مبعوث سماوی نے خلاق ومالک کے اذن سے دنیا کے سامنے پیش کئے۔

اور اس میں بھی خلافت کے دوام اور عالمی مالی نظام جو درحقیقت آئندہ کے لئے نسل انسانی کی بقا کا موجب ہو گا وضع فرمایا۔ گویا روحانی اور دنیاوی ضرورتوں کو یہاں بھی یکجا رکھا گیا اور آئندہ ہر طرح کی ترقیات کی ضمانت عطا کی گئی۔

کتاب ”رسالہ الوصیت“ کے آخر میں آپ نے اُن تقویٰ شعار لوگوں اور ایمان میں بڑھنے والوں کے لئے جنہوں نے اعلیٰ ترین معیار کے حصول کے لئے کوشش کی اور اُس مالی نظام کا حصہ بنے جو آپؑ نے جاری فرمایا تھا، اور جس کا اعلان آپؑ نے فرمایا تھا کہ جو اپنی آمد اور جائیدادوں کی وصیت کریں گے، اس سے ترقی اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن اور کتبِ دینیہ اور

سلسلہ کے واعظوں کے لئے خرچ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان اموال میں سے اِن خرچوں کے علاوہ ”اُن یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں“۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلدنمبر۰۲صفحہ۹۱۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نظام کی اہمیت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں، وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لیے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی اس کے ذریعے سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا“۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰)

یہ کب ہوگا اس کی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”پس جوں جوں تبلیغ ہوگی اور لوگ احمدی ہوں گے وصیت کا نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا اور کثرت سے اموال جمع ہونے شروع ہوجائیں گے۔ قاعدہ ہے کہ شروع میں ریل آہستہ آہستہ چلتی ہے مگر پھر بہت ہی تیز ہوجاتی ہے اسی طرح اگر خود دوڑنے لگو تو شروع کی رفتار اور بعد کی رفتار میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ پس وصیت کے ذریعے اس وقت جو اموال جمع ہو رہے ہیں ان کی رفتار بے شک تیز نہیں مگر جب کثرت سے احمدیت پھیل گئی اور جوق در جوق لوگ ہمارے سلسلے میں داخل ہونے شروع ہو گئے اس وقت اموال خاص طور پر جمع ہونے شروع ہوجائیں گے اور قدرتی طور پر جائیدادوں کا ایک جتھا دوسری جائیدادوں کو کھینچنا شروع کر دے گا اور جوں جوں وصیت وسیع ہوگی نظام نو کا دن انشاءاللہ قریب سے قریب تر آجائے گا۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہوسکیں۔ اس لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۶ اگست ۲۰۰۴ء)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترتے رہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اپنی نسلوں کو بچائیں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پس غور کریں، فکر کریں۔ جو سستیاں، کوتاہیاں ہوچکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام (نظام وصیت) میں شامل ہوجائیں۔ اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(نظام وصیت ارشادات حضرت مسیح موعودؑ وخلفائے سلسلہ صفحہ ۲۰۹)

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

(کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

مجلس انصار اللہ Blackburn

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق میری بچپن کی یادیں

محمد اسلم خالد

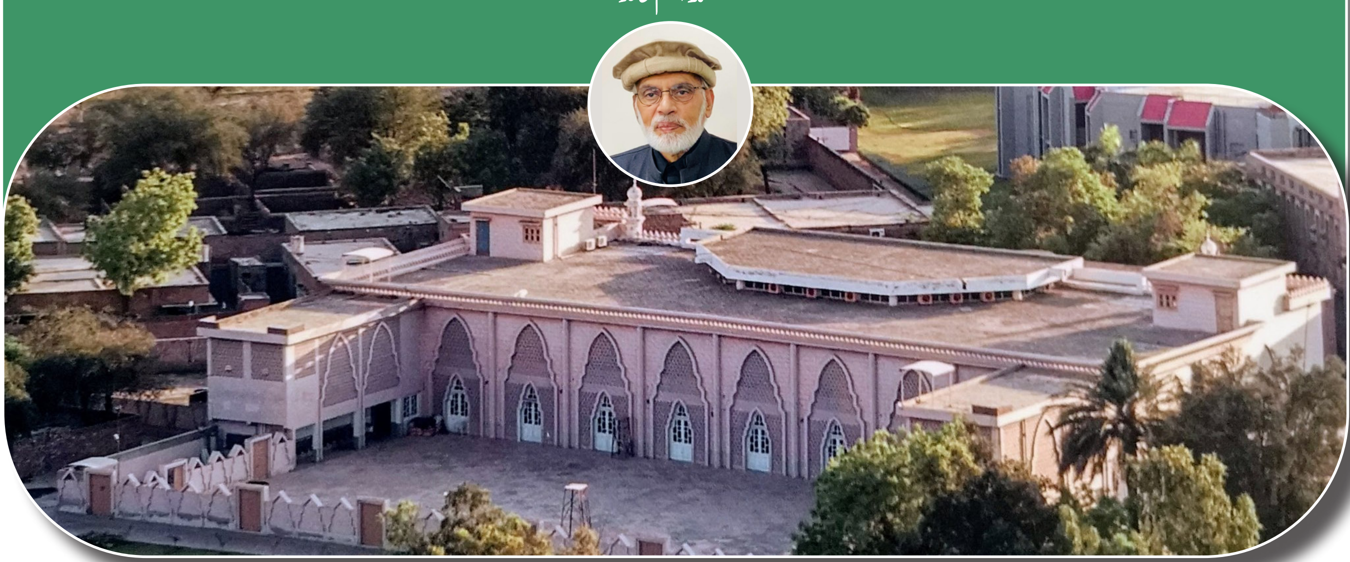

حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ میرے بچپن کی یادوں میں پہلی یاد:

یہ ۱۹۵۴ء کی بات ہے جب حضور رضی اللہ عنہ پر چاقو کا حملہ ہوا۔میری عمر اس وقت ۳سال تھی،ہم ریلوے سٹیشن کے سامنے کچے مکانوں میں رہائش پذیر تھے۔نصرت گرلز سکول کے عقب میں برلب سڑک مکان تھا ان دنوں جلسہ سالانہ بھی نصرت گرلز سکول کے میدان میں ہوا کرتا تھا جو کہ ایک کھلا میدان تھا۔جب یہ اندوہناک خبر پھیلی تو میری والدہ جو ان دنوں شٹل کاک برقعہ پہنتی تھیں فوراً قصرِخلافت کی جانب دوڑیں۔جب مجھے پتہ چلا کہ والدہ مجھے بہنوں کے پاس چھوڑ کر چلی گئی ہیں تو میں بے چین ہوگیا شاید اس لئے کہ والدہ کے ساتھ زیادہ مانوس تھا۔والدہ چپکے سے گھر سے قصرخلافت کو نکلیں۔ جب مجھے پتہ چلا کہ والدہ کہیں چلی گئیں ہیں تو میں کچھ کر تو نہیں سکتا تھا لیکن قریب دیوار کے ساتھ لگی ہوئی چارپائی پر پاؤں اٹکا اٹکا کر دیوار کی بلندی تک چڑھ کر والدہ کو جاتے دیکھنے لگا، وہ نظارہ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔آپ کا بے چینی میں تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے جانا جس سے آپ کا برقعہ اڑتا دکھائی دے رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے لئے بنائے ہوئے سٹیج کے پاس سے گزرتی دکھائی دے رہی ہیں۔ایک عورت کا یوں خلیفۂ وقت کی محبت میں بے چین ہو کر قصرخلافت کی جانب دوڑتے چلے جانا گہرے دکھ کی غمازی کرتا ہے جس کا اب بھی میری طبیعت پر اثر ہے۔بعد ازاں پتہ چلا کہ حملہ آور پکڑا گیا ہے اور حضورؓ نے اپنی ایک صفت کہ ”وہ دل کا حلیم ہوگا“ کے تحت حملہ آور کو معاف فرمادیا۔یہ حضورؓ کے ساتھ میرے بچپن کی یادوں میں پہلی یاد ہے۔

پیشگوئی یوم مصلح موعود پر حضورؓ کا بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنا:

میری عمر تقریباً پانچ چھ سال تھی کہ بچوں کو مسجد مبارک میں اکٹھا کیا گیا اور لائن میں بٹھا دیا گیا۔اتنے میں حضورؓ مسجد میں تشریف لائے آپ کی ساتھ سیکورٹی پر مامور عملہ کے ہاتھ میں بڑی سی ٹوکری تھی حضور اس ٹوکری میں سے ایک ایک لڈو اٹھا کر بچوں کو تقسیم کرتے گئے۔خاکسار کو بھی لڈو ملا بلکہ کسی حکمت کے تحت دو لڈو مل گئے۔الحمد للہ علی ذالک۔میرا گمان ہے کہ یہ پیشگوئی مصلح موعود کی تقریب کا دن تھا۔

ہمارے نانا حضرت میاں فضل محمد ہرسیاں والےؓ کی نماز جنازہ:

جب میری عمر ۶ سال کی تھی تو میرے نانا حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ کی وفات ہوگئی۔غالباً وفات والے دن حضورؓ جابہ تشریف لے گئے۔حضورؓ کو اطلاع دی گئی تو حضورؓ نے فرمایا کہ میرا انتظار کریں اور اگلے ہی دن حضورؓ ازراہ شفقت واپس تشریف لے آئے اور جنازہ پڑھایا اور فیملی کے ساتھ تعزیت کی اور بچوں سے تعارف ہوا۔مجھے خواب کی مانند دھندلا دھندلا سا یاد ہے۔بعد ازاں حضورؓ نے نانا جان کا خطبہ جمعہ میں ذکر خیر فرمایا جو تاریخ کا حصہ ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ سے پہلی ملاقات:

ہمارا گھر ۵۷-۱۹۵۶ میں محلہ دارالبرکات میں جامعہ کے سامنے تعمیر ہوا۔ان دنوں جامعہ احمدیہ کی عمارت شمال مشرق میں ہوا کرتی تھی ۔اس عمارت کے گرد برآمدہ تھا جس کے گول ستون تھے۔کچھ عرصہ بعد عمارت گرادی گئی اور نئی عمارت بن گئی۔ہمارے پڑوس میں شیخ نور الحق صاحب کا گھر تھا،انکے بھائی یا بہن کی شادی کی تقریب تھی جس میں شمولیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ بھی تشریف لائے تھے۔ہماری والدہ کے علم میں یہ بات آئی کہ حضورؓ بھی تشریف لا رہے ہیں تو آپ نے مجھے اور مجھ سے بڑی بہن بشریٰ مرحومہ کو بھجوایا کہ جا کر حضورؓ سے ملیں۔میری عمر شاید ۷ سال ہوگی اور بہن کی ۱۱ سال کے لگ بھگ تھی۔ہم دونوں آپس میں دوڑ لگاتے ہوئے جاتے ہیں تو بہن مجھ سے آگے نکل جاتی ہیں میں ناراض ہو کر ایک جگہ رک جاتا ہوں تو وہ واپس آتی ہیں اور مجھے منا کر ساتھ لے جاتی ہیں۔ہم دونوں جب جامعہ کی عمارت میں پہنچے تو پتہ چلا کہ حضورؓ مغربی برآمدہ میں موجود ہیں۔ حضور کرسی پر تشریف فرما تھے، پہلے بہن آگے بڑھیں اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا جس پر حضور نے فرمایا بچیاں تو ہاتھ نہیں ملاتیں اس پر بہن کے سر پر حضور نے دست شفقت رکھا۔

اس کے بعد خاکسار نے ہاتھ بڑھایا اور حضورؓ نے مجھے مصافحہ کا شرف بخشا۔الحمد للہ علی ذالک۔والدین کے احسانات تو اولاد نہیں چکا سکتی لیکن ہماری والدہ کا یہ ہم پر بھاری احسان تھا کہ آپ ہمیں بزرگوں سے دعاؤں کے حصول کے لئے بھجوایا کرتی تھیں۔اللہ آپ کے ہر لحظہ درجات بلند فرماتا رہے۔آمین۔

رمضان المبارک میں درس کی آخری دعا:

شاید ۶۲-۱۹۶۱ کی بات ہوگی مسجد مبارک ربوہ میں رمضان المبارک میں آخری درس کی دعا کے لئے اہلیان ربوہ اکٹھے تھے۔خاکسار کو صحن کے آخر میں جوتیوں کے قریب جگہ ملی لیکن خوش قسمتی کہ حضورؓ نمایاں دکھائی دے رہے تھے یعنی درمیان میں کسی قسم کی روک نہ تھی۔میرے ساتھ میرے کلاس فیلو میاں ظہیر الدین منصور مرحوم بھی بیٹھے تھے جو کہ حضورؓ کے نواسے بھی تھے۔حضور کا خطاب تو یاد نہیں لیکن دعا کا ماحول یاد اس لئے ہے کہ میاں ظہیر دعا کے دوران رونے کی سی آوازیں نکالتے رہے۔میرے بچپن کی نادانیوں میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ دعا کے بعد میں نے میاں ظہیر صاحب سے پوچھ لیا کہ آپ دعا کے دوران ایسے رونے کی آوازیں کیوں نکال رہے تھے؟،میاں صاحب نے جو مجھے جواب دیا

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسکی حقیقت ایک وقت کے بعد کھلی۔آپ نے بتایا کہ مجھے ابّا حضور یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا کہ تم بڑے ہو کر ڈاکٹر بننا۔تو میں دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ میں ڈاکٹر بن جاؤں۔بعد کے حالات میں حضورؓ کی خواہش اور میاں صاحب کی قبولیت دعا کا نظارہ یوں دکھائی دیا کہ خارق عادت اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان فرمائے کہ آپ کامیاب ڈاکٹر بنے۔

حضور رضی اللہ عنہ سے باقاعدہ ملاقات:

اب خاکسار اس عمر میں تھا جہاں شعور کی سرحد پار کر رہا تھا یعنی بارہ تیرہ سال کی عمر ہوگی۔خاکسار کے بہنوئی مکرم شیخ عبد المجید صاحب مرحوم نے اپنی ملاقات کا وقت لیا ہوا تھا اور جاتے ہوئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔امی نے مجھے ایک روپیہ دیا کہ حضور کی خدمت میں نذرانہ پیش کر دینا۔حضورؓ کے ساتھ بھائی جان اپنی باتیں بیان کرتے رہے لیکن میری توجہ صرف حضور کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنے کی جانب رہی۔میں نے پہلا یہ کام کیا اور پھر درو دیوار اور ماحول کا جائزہ لیتا رہا۔بھائی جان کافی گھبرائے ہوئے تھے۔گھر آ کر اپنی بدحواسی سے خود کو کوستے رہے کہ مجھ سے تو یہ بچہ اچھا نکلا جو کم از کم نذرانہ تو دے آیا ہے اور میں واپس لے کر آ گیا ہوں۔یہ دراصل خلافت کا رعب تھا جو ہر کس و ناکس کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔

آخری ملاقات:

میری بڑی بہن کو بزرگوں کی دعائیں لینے کا بڑا شوق تھا۔ جب بھی کسی بزرگ کے پاس جاتیں تو مجھے ساتھ لے جاتیں۔ ایک بار حضرت خلیفہ ثانیؓ سے ملنے کی کوشش میں تھیں چونکہ حضور زیادہ تر بیمار رہنے لگے تھے اس لئے ملاقاتوں پر پابندی تھی تاہم حضرت چھوٹی آپا مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے اتنی اجازت دے دی کہ خاموشی سے آپ آئیں اور حضور کو دیکھ کر واپس آ جائیں۔ ہم دونوں حضور کے کمرہ میں گئے جہاں حضور چار پائی پر اپنی دائیں جانب لیٹے ہوئے تھے حضور کا چہرہ دوسری جانب تھا۔ ہم چند لمحے حضور کو دیکھ کر واپس آ گئے۔ حضور کی زندگی میں یہ میری آخری ملاقات تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس سے زیادہ ملاقاتوں کا تو یاد نہیں لیکن حضورؓ کی مختلف تقریبات میں شمولیت کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے دیکھنا اور حضور کی سواری کے گزرنے کا نظارہ اچھی طرح یاد ہے جیسے مجلس مشاورت کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں جانا اسی طرح انصاراللہ کے دفاتر کے سنگ بنیاد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہونا وغیرہ یاد ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ کی بیماری، اجتماعی دعا اور وفات:

جیسا کہ حضور ایک لمبا عرصہ علیل رہے، آپ کی صحت کی بابت الفضل میں رپورٹ ہر روز چھپا کرتی تھی۔ وفات سے چند روز قبل ایک اجتماعی دعا کا مسجد مبارک میں اہتمام کیا گیا جس میں ربوہ کی کثیر تعداد نے شمولیت کی مکرم مولانا جلال الدین شمس صاحب نے بڑے الحاح سے لمبی دعا کروائی۔ مسجد مبارک میں دعا کا وہ نظارہ اب بھی سامنے ہے ہر آنکھ اشک بار تھی اور ہر شخص بڑی آہ وزاری سے خدا کے حضور اپنے آقا کی صحت کے لئے دعا گو تھا، جماعت کو صدقات کی بھی تحریک کی گئی۔

صدقہ کی رقم اکٹھا کرنا اور ایک سبق:

خاکسار اور سلام جمیل صاحب دونوں مسجد میں دعا کے بعد اپنے گھروں کو واپس آ رہے تھے کہ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہم حضور کی صحت کے پیش نظر صدقہ کا اہتمام کریں۔ اس کام کے لئے ہم نے خود ہی اپنے محلہ میں گھر گھر جا کر صدقہ کے لئے رقم اکٹھا کرنا شروع کر دی۔ تقریباً ۶۰ روپے کی رقم اکٹھا کر کے ہم اپنے زعیم محلہ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب کے پاس وہ رقم لے گئے کہ صدقہ دے دیا جائے۔ آپ نے ہمیں سمجھایا کہ بغیر اجازت ایسا کام نہیں کرنا چاہئے تھا۔ آپ نے ہمیں صدر صاحب عمومی ربوہ مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب کی طرف بھجوا دیا کہ یہ رقم انہیں دے دی جائے۔ آپ نے ہمیں بٹھایا اور تھوڑی بہت سرزنش کی اور سمجھایا کہ بغیر اجازت اس طرح رقم اکٹھا نہیں کرنا چاہئے تھی۔ تاہم وہ رقم آپ نے رکھ لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

”جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگالیں جن سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہوگی۔“

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان۔ 28دسمبر 2025ء)

حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ برطانیہ نے فوری طور پر A2 سائز میں 6500 سے زائد پوسٹر اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں عمدہ صفحے پر چھپوا کر ریجنل ناظمین اعلیٰ کے ذریعے برطانیہ کے تمام انصار کو دیئے۔ یہ پوسٹر اس وقت برطانیہ کی احمدیہ مساجد، نماز سنٹرز اور گھروں میں آویزاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری نسلوں کو دس شرائط بیعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1971ء میں برطانیہ آنے والا ایک طالب علم

تحریر۔عطاء القادر طاہر،لندن

تعارف:

خاکسار کا تعلق اوکاڑہ، پاکستان سے ہے اور وہیں کی میری پیدائش ہے۔ہمارا خاندان تقسیم ہند کے وقت امرتسر شہر سے ہجرت کر کے اوکاڑہ میں رہائش پذیر ہوا۔والد صاحب ایک کاروباری شخصیت تھے اور لوکل احمدیہ جماعت میں ان کا اچھا اثر و رسوخ تھا۔اوکاڑہ میں ویسے بھی احمدیوں کی اکثریت کاروباری ہی تھی۔میری ابتدائی تعلیم بھی اوکاڑہ ہی میں ہوئی۔ میٹرک کے امتحان میں اچھی پوزیشن آئی اور وظیفہ حاصل کیا۔والد صاحب نے مزید پڑھائی کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور بھیج دیا جہاں میں نے ایف ایس سی مکمل کی۔یہ وہ زمانہ تھا جب اس وقت کے صدر ایوب خان کی حکومت کے آخری دن تھے اور اس کے خلاف جلوس وغیرہ نکل رہے تھے۔حکومت نے تعلیمی ادارے بند کر دئے تھے جس کے باعث مجھے اپنے گھر اوکاڑہ آنا پڑا۔میرے والد صاحب نے مشورہ دیا کہ گھر میں بے کار بیٹھنے اور اپنی تعلیم کا حرج کرنے کی بجائے مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ جا کر وہاں داخلہ لے کر اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اس قیمتی مشورہ پر عمل پیرا ہو کر ، تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لے لیا۔ ایسا کرنا میرے لئے بہت اچھا ثابت ہوا،یہاں پر نہ صرف تعلیمی لحاظ سے ترقی ملی بلکہ دینی طور پر بھی اعلیٰ تربیت حاصل ہوئی۔وہاں پھر میں نے بی ایس سی کی ڈگری مکمل کی۔ میرا قیام کالج کے ہوسٹل میں تھا۔خلافت ثالثہ کی برکات سے مستفیض ہونے کا بہت موقع ملتا رہا۔۔۔۔۔میں نے مزید تعلیم کے لئے انگلینڈ جانے کا ارادہ کیا اور خوش قسمتی سے لندن کی،،ساؤتھ بینک،،یونیورسٹی میں الیکٹرونکس انجینئرنگ میں مجھے داخلہ مل گیا۔

سفر لندن:

مجھے آج بھی لندن کی وہ بھیگی شام یاد ہے جب مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ کو میرا جہاز لندن کے ہیتھرو ایئر پورٹ پر اترا تھا۔ اس زمانے میں پاکستان کی حکومت کی طرف سے یہ سہولت دی جاتی تھی کہ بغرض تعلیم آنے والے طلباء کو پاکستان ایمبیسی کے قریب واقع ایک بلڈنگ جسے سٹوڈنٹ ہوسٹل کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اس میں تین ماہ کی مدت تک رہائش دی جاتی تھی۔ رہائش اور کینٹین کے کھانوں کے اخراجات طلباء کو خود برداشت کرنے پڑتے تھے۔سفر کی تھکان کے باعث اس رات خوب گہری نیند سویا۔اگلے دن اتوار کی صبح جب آنکھ کھلی اور کھڑکی کے باہر جھانکا تو دیکھا،آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔سڑکیں ویران تھیں اور ان پر چلنے والا بھی کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔سردی کا احساس ہوا،اتنے میں مجھے اپنے والدین اور اہل خاندان کی یاد ستانے لگی اور میں بہت غمگین ہو گیا۔میری حالت رونے والی ہو گئی۔اسی روز کینٹین میں میری ملاقات اتفاق سے ایک احمدی دوست

سے ہوگئی جو مجھ سے کچھ عرصہ پہلے لندن پہنچے تھے۔ میں نے ان سے مسجد فضل جانے کی بات کی کیونکہ جماعت سے وابستگی میرے لئے بہت ضروری تھی،انھوں نے میری راہنمائی کی اور میں مسجد فضل پہنچ گیا۔

مسجد فضل لندن:

ان دنوں مسجد فضل ، لندن مسجد ، کے نام سے مشہور تھی۔وہاں پہنچ کر مجھے بہت سکون محسوس ہوا اور ساری اداسی ختم ہوگئی۔سب سے پہلے میری ملاقات عطاء المجیب راشد صاحب سے ہوئی جو وہاں بطور نائب امام فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان سے میری شناسائی ربوہ سے ہی تھی اور تقریبا ایک سال قبل ہی لندن آئے تھے۔انھوں نے بہت دوستانہ اور پرخلوص طریقہ سے میرا استقبال کیا اور چند لوکل احمدیوں سے میرا تعارف بھی کروایا۔ اس وقت چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب امام مسجد تھے ۔ بہت نفیس اور نرم لہجہ کے مالک انسان تھے۔ چونکہ میری پڑھائی شروع ہونے میں ابھی دو ہفتے باقی تھے اس لئے میرا اکثر مسجد فضل آنا جانا رہتا تھا۔

حضرت چوہدری سرظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ:

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ اس وقت انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے چیف جج تھے اور ان کا اکثر یورپ آنا جانا رہتا تھا اور ان کی رہائش موجودہ محمود ہال سے ملحقہ ایک فلیٹ میں تھی۔ مجھے ان سے

حضرت چوہدری سرظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی محترم عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ ایک یادگار تصویر۔

ملاقات کا بہت شوق تھا۔محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے بتایا کہ وہ آج آنے والے ہیں اور کل ان سے ملاقات ہوسکتی ہے ۔اگلے روز میں خوشی خوشی مسجد فضل پہنچا اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔اپنا تعارف کروایا اور باتوں باتوں میں گورنمنٹ کالج لاہور کا ذکر بھی ہوا جہاں چوہدری صاحب سے ایک ملاقات بھی ہوئی تھی جبکہ وہ کالج کی طرف سے ایک خصوصی دعوت پر ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ کالج میں تشریف لائے تھے۔۔فرمانے لگے اچھا توتم اولڈ راوین ہو۔چوہدری ظفراللہ خانصاحب بھی اولڈ راوین تھے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ان کے دورے کے دوران میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، کہنے لگے 'پڑھائی دل لگا کرو اور بہت محنت کرو بہت محنت کرو اور کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو'ان کی اس نصیحت پر میں نے ہمیشہ عمل کیا۔

ایک دینی نشست:

لندن مشن ہاؤس میں ایک کار بھی تھی جسے محترم عطاء المجیب راشد صاحب بڑے شوق سے چلایا کرتے تھے اس لئے بھی کہ انھوں نے اس سے چند ماہ قبل ہی ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کیا تھا۔چوہدری صاحب کے ایک پرانے سیاسی دوست جن کا نام غالباً راجہ صاحب، محمودہ آباد تھا اور تقسیم ہند کے وقت سے دوستی تھی،اور ان کا قیام 'ریجنٹس پارک' سے ملحقہ ایک حویلی نما بلڈنگ میں تھا جہاں ایک مسجد بھی تھی جس کے امام ایک مصری تھے۔اسی جگہ پر پھر بعد میں موجودہ 'ریجنٹ پارک' مسجد تعمیر کی گئی۔چوہدری صاحب کبھی کبھی وہاں جایا کرتے تھے اور ملاقات کے علاوہ ایک دینی نشست بھی ہوتی تھی۔

ایک دن عطاء المجیب راشد صاحب نے مجھے بتایا کہ آج شام چوہدری صاحب کا وہاں جانے کا پروگرام ہے اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو میں ان سے آپ کے لئے اجازت لے لوں گا۔میری تو خوشی کی انتہا نہ رہی اور پھر عصر کی نماز کے بعد ہماری روانگی ہوئی،سفر بھی اچھا رہا اور وہاں پہنچ کر اس دینی نشست میں شمولیت کا تو کیا ہی کہنا، کیسے اہل علم ایک دوسرے سے بردباری اور منطق سے گفتگو کرتے تھے۔ چوہدری صاحب سے خاکسار نے بہت کچھ سیکھا، ان کی نیکی، اصول پسندی، وقت کی پابندی اور خلافت احمدیہ سے خلوص و وفاء رکھنا اور جماعت کی خاطر وقت اور مالی قربانی دینا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔

برطانیہ میں ہند باختری، ہندساکا اور کشان سکوں کی دریافت کی حقیقت

(احمد شاہد)

پچھلے دوسو برس میں برطانیہ میں تیس کے قریب مقامات سے ہند باختری اور کشان سکے دستیاب ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد خاصی بڑی ہے اور اس لئے بھی اہم ہے کہ یورپ میں اور کسی مقام سے تاحال کشان سکوں کی دریافت کی کوئی آثاریاتی یا مسکوکاتی شہادت موجود نہیں۔ چونکہ برطانیہ کی جنوبی ایشیا میں حکومت رہی ہے اس لئے ان دریافتوں کے بارے میں سکوں کے ماہرین کی عمومی رائے یہی ہے کہ یہ سکے نوآبادیاتی دور میں برطانیہ لائے گئے اور لانے والے انہیں کہیں نہ کہیں گرا بیٹھے اور بعد میں یہ کسی کے ہاتھ آ کر عجائب گھروں تک پہنچے۔کیا یہ کہانی اتنی ہی سادہ ہے؟ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا یہ modern losses ہیں یا کوئی اور امکان بھی موجود ہے،نسبتاً گہری نظر سے اس معاملے کا جائزہ لینا پڑے گا۔کیمبرج کی ڈاکٹر Caitlin R Green نے کافی محنت سے برطانیہ سے ملنے والے ہند باختری سے لے کر کشان سکوں کے مقاماتِ دریافت ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں۔ [1]

ملندا کے سکّے:

1.پہلا سکہ جو کسی آثاریاتی سیاق و سباق میں برطانیہ سے دستیاب ہوا وہ ہندیونانی بادشاہ ملندا یعنی منندر کا تھا۔یہ ۱۸۷۸ ء میں ویلز Pemborkeshire سے Esplanade کے مقام سے دریافت ہوا۔ پہلے یہاں سے قیصر ویسپاسئن کا سکہ کھدائی میں برآمد ہوا۔دو برس بعد ۱۸۸۱ ء میں اسی مقام سے Mentmore House کی بنیادوں کی کھدائی کے دوران دو فٹ کی گہرائی میں ایک نقرئی باختری سکہ ملا۔ یہ عمارت شہر کی دیوار میں جنوب مغربی سمت اس وقت جو نیا محرابی دروازہ بنایا گیا تھا اس کے متصل ہے۔یہ سکہ دوسری صدی قبل مسیح کے راجہ ملندا کا نقرئی درہم تھا۔ یہ Tenby عجائب گھر میں ویسپاسئن کے سکے کے ساتھ ہی موجود تھا۔(Lewis, Little England, p.44)

2. پھر ویلز سے ہی Denbighshire سے ملندا کا دوسرا نقرئی سکہ ۲۰۱۸ء میں ملا۔ یہ میٹل ڈیٹیکٹر کی مدد سے تلاش کیا گیا۔

3. بی بی سی ہسٹری میگزین (اگست جلد ۷ نمبر ۸) کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک ہندباختری سکہ Hampshire میں Buriton سے ۱۹۲۰ء میں دستیاب ہوا تھا۔Morgan Llewelyn نے جو آکسفرڈ میں Brasenose College کے فیلو ہیں اسے ملندا کے سکے کے طور پر شناخت کیا۔ Albert Passingham نامی ایک گیم کیپر نے ۱۹۲۰ء میں یہ سکہ Nursted House estate سے کھود کر نکالا تھا۔یہ سکہ اس کی بھانجی کے پاس اب Fernham میں موجود ہے۔۲۰۱۳ء میں اسے Buriton میں نمائش کے لئے بھی رکھا گیا۔[2]

4. ۱۸۸۲ء میں Towcester سے ملندا کا خود والا ایک نقرئی سکہ کھدائی میں برآمد ہوا۔ یہ مشن روم کے نزدیک شہر کے جنوبی حصے سے

شاید بنیادوں میں سے برآمد ہوا۔ یہ Tite نامی ایک شخص کی ملکیت تھا۔

5.سن ۱۸۸۰ء سے قبل ہی سٹون ہنج ضلع Wiltshire پیرش Amesbury سے ملندا کا ایک اور سکہ برآمد ہوا تھا۔ میڈیلائن کالج آکسفرڈ کے C.E.Stevens نے اس کی دریافت کا اعلان کیا تھا۔ یہ سکہ اب Salisbury Museum میں ہے لیکن پہلے یہ ساوتھ ایمپٹن میوزیم میں تھا۔ مشہور زمانہ ماہر ثاریات William Matthew Flinders Petrie نے ۱۸۸۰ء میں اپنی کتاب Stonehenge: Plans, Description, and Theories کے صفحہ ۲۴ پر اس سکے کا ۲۰۰ ق م کے باختری سکے کے طور پر ذکر کیا ہے جو کسی مقامی شخص کو سٹون ہنج سے ملا تھا۔[3]

اپالوڈوٹس کا ایک سکہ لندن سے Vincent Square کے علاقے سے ملا ہے۔[4]

یہ بھی میٹل ڈیٹیکٹر کے استعمال سے دریافت ہوا ہے۔ ڈیئر مئس کا ایک سکہ Newcastle upon Tyne میں Fenham سے ملا ہے۔ ایزس اول اور ایزیلیس دوم (۳۵ یا ۵ ق م) کے چھ سکے بھی برطانوی آثاریاتی ریکارڈ میں موجود ہیں۔ یہ Leicestershire, Buckinghamshire, East Yorkshire, South Yorkshire, Cheshire اور Hampshire سے ملے ہیں۔

برطانیہ میں چھ انڈو سیتھین سکے بھی اب تک دستیاب ہو چکے ہیں۔

1.Leicestershire ایسٹ مڈلینڈ میں کاؤنٹی Hinckley and Bosworth ضلع اور Nailstone پیرش۔

2. ایزس Buckinghamshire کاؤنٹی میں ضلع Aylesbury Vale میں علاقہ Lenborough

3. ایزس اول East Riding of Yorkshire میں Bridlington کی پیرش۔

4.ایزس Yorkshire and the Humber کے علاقہ سے، ضلع وکاؤنٹی Doncaster سے، Kirk Bramwith سے۔

5.ایزس دوم یہ ۱۹۹۹ء میں Cheshire East کے علاقہ سے دستیاب ہوا۔ ۶۔ ایزس۔ اندازاً ۲۰۱۰ء۔ واضح معلومات موجود نہیں۔

کشتراپے:

۱۔ نہاپانا (۱۱۹ تا ۱۲۴ عیسوی)۔ East Midlands میں Nottinghamshire میں ضلع Newark and Sherwood میں پیرش میں Clipstone میں۔

کشان:

۱۔ کنشک اول۔ نارتھ ویسٹ ریجن میں ضلع Sefton میں، Nottinghamshire کاؤنٹی میں، Lydiate کے مقام سے۔

۲۔ کنشک، پانچویں صدی، Staffordshire، West Midlands کی کاؤنٹی، ضلع Lichfield، پیرش Drayton Bassett ۔

ملندا کا سکہ جو ۲۰۱۸ء میں ویلز سے ملا۔ اسے Robert Bracey نے شناخت کیا

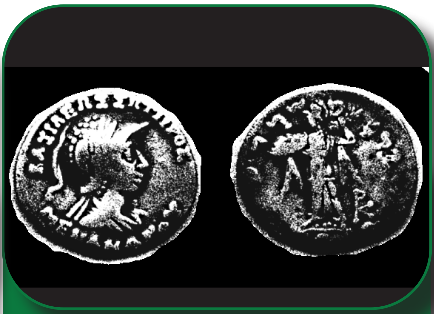
ملندا کا سکہ جو ۲۰۱۸ء میں ویلز سے ملا۔ اسے Robert Bracey نے شناخت کیا

اپالوڈوٹس

ڈیمیٹریس کا سکہ

ایزس اول

ایزس

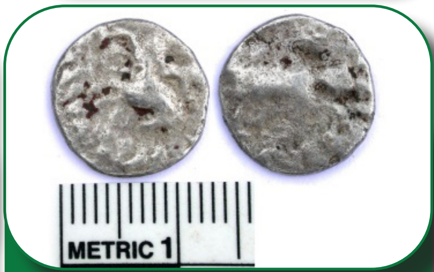

ایزس

ایزس

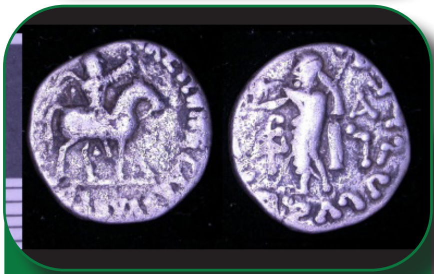
ایزس دوم

کنشک اول

نہاپانا بادشاہ

کنشک پانچویں صدی عیسوی

حوالہ جات

1-https://www.caitlingreen.org/01/2015/indo-greek-indo-scythian-other-early.html
2-https://web.archive.org/web/20060929181138/
http://www.buriton.org.uk/bhb/whatsnew.htm
3-A History of Wiltshire, Volume 1, Issue 1 , Ralph Bernard Pugh, Elizabeth Crittall, D. A. Crowley Institute of Historical Research, 1957.p.29
4- (https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/573374
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/922867
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/159595
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/628197
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/514168
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/66874
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/7319
https://finds.org.uk/database/artefacts/unavailable/id/392748
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/203365
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/526273
https://finds.org.uk/database/artefacts/record/id/188350

ملندا کا Buriton سے ملنے والا سکہ
http://buriton.org.uk/wp-content/uploads/-2006/10/2013coin-e1519383966184.jpg

رپورٹ افتتاح دفتر مجلس انصاراللہ فضل ریجن، لندن، برطانیہ

(احمد محمد احسن، ناظمِ اعلیٰ، مجلس انصاراللہ فضل ریجن)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصاراللہ فضل ریجن کے ریجنل دفتر کا افتتاح مؤرخہ 7؍ فروری 2026ء کو عمل میں آیا، فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مجلس انصاراللہ فضل ریجن کے پاس کچھ عرصہ سے اپنا کوئی دفتر نہ تھا اور یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ دفتری کام میں بہتری لانے کے لئے ایک باقاعدہ دفتر کی جگہ کا ہونا ضروری ہے۔ اس پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ کی درخواست منظور فرماتے ہوئے محترم چوہدری ناصر احمد صاحب چیئرمین مرزا شریف فاؤنڈیشن کی طرف سے تجویز کردہ جگہ یعنی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا سابقہ دفتر ٹرانسمیشن ازراہِ شفقت مجلس انصاراللہ فضل ریجن کے دفتر کے لئے مرحمت فرمائی۔

اس جگہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اس میں داخلی دروازہ کے ساتھ ایک چھوٹا کچن بنایا گیا ہے تا کہ بوقتِ ضرورت کچھ چائے وغیرہ کا انتظام کیا جاسکے۔ داخلی دروازے کے دائیں سمت ناظم اعلیٰ کا دفتر ہے اور بائیں جانب ایک کمرہ بطور لائبریری تیار کیا گیا ہے تا کہ انصار اس سے استفادہ کرسکیں۔ داخلی دروازہ سے آگے بائیں جانب ایک کمرہ جو کبھی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا مرکزی ٹرانسمیشن روم تھا اب وہ میٹنگ روم کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔

مؤرخہ 7؍ فروری 2026ء بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے تشریف لاکر تختی کی نقاب کشائی اور دعا سے افتتاح فرمایا۔ دعا کے بعد آپ نے دفتر ملاحظہ کیا۔

اس موقع پر ایک مختصر اجلاس محمود ہال، مسجد فضل میں منعقد کیا گیا جس میں تلاوتِ قرآن کریم کے بعد ناظمِ اعلیٰ مجلس انصاراللہ فضل ریجن نے مختصر رپورٹ پیش کی اور محترم صدر صاحب مجلس، اراکینِ نیشنل عاملہ، مالی و عملی معاونت کرنے والے احباب اور مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔

محترم صدرِ مجلس نے بھی دفتر کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا اور حاضرین کو یاد دلایا کہ جس طرح دفتر کی جگہ سے دو خلفاء احمدیت کی یادیں وابستہ ہیں اور اس وجہ سے یہ دفتر نہایت برکت کا مقام ہے اس سے کہیں بڑھ کر برکت کا مقام اس دفتر سے چند قدم کے فاصلے پر ہے جس کا نام مسجد فضل ہے ۔ جو خدا کا گھر ہے اور چار خلفائے احمدیت نے اس میں نمازیں بھی ادا کی ہیں تو یہاں کے انصار کا فرض ہے کہ اس مسجد کی آبادی کا کہیں بڑھ کر خیال رکھیں۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور پھر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس نے

کچھ دیر نئے قائم شدہ دفتر میں رہے اور نمازِ مغرب مسجد فضل میں ادا کر کے واپس تشریف لے گئے۔

آخر پر تمام احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دفتر کو مجلس انصار اللہ فضل ریجن کے لئے بہت برکت اور ترقی کی جگہ بنائے، تمام خدمت کرنے والوں کو خواہ ان کے نام درج ہوئے ہیں یا نہیں، بہترین جزا سے نوازے، مسجد فضل کے ارد گرد رہنے والے انصار بھائیوں کو مسجد کا حق ادا کرنے کی ہمیشہ توفیق بخشے اور مجلس انصار اللہ فضل ریجن اور اس کی جملہ مجالس کے اراکین کو صحیح معنوں میں خلیفۂ وقت کے انصار بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

رپورٹ نیشنل آن لائن سیمینار وقفِ جدید و تحریک جدید

منعقدہ 17 فروری 2026 (بذریعہ ٹیمز لنک)۔ میر انجم پرویز، قائد وقفِ جدید

قیادت وقفِ جدید و قیادت تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ یو کے نے مؤرخہ 17 فروری 2026 کو ایک آن لائن سیمینار کا انعقاد کیا۔

سیمینار کا آغاز شام 6.45 پر تلاوتِ قرآن کریم سے کیا گیا۔ مکرم حافظ مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو کے نے تلاوت مع اردو و انگریزی ترجمہ پیش کی۔ جس کے بعد مکرم فہیم احمد انور صاحب، نیشنل سیکرٹری وقفِ جدید یو کے نے ایک مفصل معروضہ (پریزنٹیشن) پیش کیا جس میں آپ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ وقفِ جدید اور تحریکِ جدید کی اہمیت، مصارف اور ان تحریکات کے شیریں ثمرات و نیک نتائج پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ہبۃ المحسن عابد صاحب نیشنل سیکریٹری تحریک جدید نے مختصراً ان الٰہی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر خاکسار نے ایک حدیث کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے افضال کا وارث بننے کے لیے ضروری ہے کہ خدا کا حصہ پہلے نکالا جائے نہ کہ آخر میں۔ دو دن بعد رمضان کا مبارک مہینہ بھی شروع ہو رہا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ ان تحریکات میں قربانی کر کے ہم افضالِ الٰہیہ کے وارث بن سکتے ہیں۔

تمام انصار سے گزارش کی گئی کہ ان چندہ جات میں قربانی پیش کرنے کے نتیجے میں نازل ہونے والے افضال و برکاتِ الٰہیہ پر مشتمل ایمان افروز واقعات قیادت کو بھجوائیں تا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھجوائے جائیں۔ ان میں سے بعض واقعات کو رسالہ انصار الدین میں طباعت کے لیے بھی بھجوایا جائے گا۔

سیمینار کے آخر میں مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے شامل ہونے والے مہمانان اور انصار کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

سیمینار کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا جس میں تقریباً پونے دو سو انصار نے ٹیمز لنک کے ذریعہ شرکت کی۔ تاہم چونکہ اس سیمینار میں تمام انصار کے اہلِ خانہ کو بھی شامل ہونے کی دعوت تھی اس لیے اندازاً پانچ سو کے قریب احبابِ جماعت نے اس پروگرام سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج پیدا کرے اور ہم سب کو بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے، آمین۔